رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۲۱ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ | یوم جمعہ | مطابق ۱۲ جون ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۸۸

گاندھی جی کو اُن کے بیٹے کا ترش جواب

ایڈیٹر صاحب

گاندھی جی کے بیٹے نے ان کے اعلان کا جو جواب بمبئی کے ایک جلسۂ عام میں دیا۔ اور جو اخبارات میں شائع ہو چکا ہے وُہ اگرچہ گاندھی جی کے ترش و تلخ الفاظ اور خواہ مخواہ کی الزام تراشی کی صدائے بازگشت ہے نیز اس کی ذمہ واری اس تربیت اور اس مذہب پر بھی عائد ہوتی ہے۔ جس میں گاندھی جی کے بیٹے نے پچاس سال کے قریب زندگی بسر کی۔ تاہم اسلامی نقطۂ نگاہ سے ہم اُس کے متعلق اظہارِ افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ہمیں جہاں اس بات سے رنج پہنچا تھا۔ کہ گاندھی جی نے اپنے بیٹے کے خلاف محض اس لئے کہ اس نے مسلمان ہونے کا اعلان کیا۔ ایسے رنگ میں نکتہ چینی کی۔ جو قطعاً ایک باپ کے شایانِ شان نہیں۔ وہاں ہمیں اس بات سے بھی رنج اور تکلیف محسوس ہوئی ہے۔ کہ عبد اللہ گاندھی نے جواب میں جو لب و لہجہ اختیار کیا۔ وُہ بھی پسندیدہ نہیں۔ ہاں ہم اس رنج کا موجب عبد اللہ گاندھی کو نہیں سمجھتے کیونکہ ابھی انہیں اسلام کی تفصیلی تعلیم سے واقفیت حاصل کرنے کا موقعہ ہی نہیں ملا۔ مگر ان لوگوں کو بری الذمہ قرار نہیں دے سکتے۔ جنہوں نے اسلامی رنگ میں ان کی تعلیم و تربیت کرنے کا ذمہ لیا ہے۔ اور جن کا فرض ہے۔ کہ جلد سے جلد اس کا پورا انتظام کریں۔

چونکہ عبد اللہ گاندھی نے مسلمان کہلانا اپنے لئے باعثِ فخر قرار دیا ہے۔ اور اس کے لئے بہت بڑی تبدیلی اختیار کی ہے۔ اور ہم چاہتے ہیں۔ کہ وُہ مذہبی اور اخلاقی طور پر اسلامی تعلیم کا صحیح نمونہ بنیں۔ اس لئے وُہ رویہ جو انہوں نے سابقہ تعلیم و تربیت کے تقاضا اور اپنے والد کے بے حد مشتعل کر دینے کی وجہ سے بہت کچھ مجبور ہو کر اختیار کیا۔ اس کے متعلق بھی بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ اسلام اسے قطعاً پسند نہیں کرتا۔ اور اسے بہت بڑی غلطی قرار دیتا ہے۔

گاندھی جی نے اپنے بیٹے کے متعلق سخت ناپسندیدہ امور کا ذکر کرتے ہوئے شکوہ کے طور پر یہ بھی کہا تھا۔ کہ اگر وُہ مسلمان ہونے کے متعلق مجھ سے مشورہ کرتا۔ تو میں اسے منع نہ کرتا۔ اس کے متعلق عبد اللہ گاندھی نے کہا۔ "مجھے ان کا پرانا تجربہ ہے۔ کہ ان کی بیرسٹری کی عادت نہیں جاتی۔ اور وُہ میرے اُوپر منطق اور مکر و ریا کے جال ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی فریب کاری سے خوب واقف ہوں۔ ایک مثال سے یہ بات واضح ہو جائے گی کئی برس ہوئے۔ انہوں نے اعلان کیا۔ کہ گائے کا دُودھ نہیں پئیں گے۔ کیونکہ وُہ بھی گوشت کی مانند ہے اور گئو ماتا کے جسم کا ایک جزو ہے پھر جب بغیر دودھ کے نہ رہا گیا۔ تو بکری کا دودھ پینا شروع کر دیا۔ جب ان سے کہا گیا۔ کہ یہ بھی تو بکری کے جسم کا جزو ہے۔ تو بولے کہ جب میں نے اعلان کیا تھا۔ اس وقت میرے دماغ میں گئو ماتا اور بھینس ماتا تھی۔ بکری ماتا نہیں تھی اس لئے میں بکری کا دُودھ پی سکتا ہوں"۔

اسی رنگ کے کچھ اور الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اور ممکن ہے۔ یہ سب کچھ صحیح بھی ہو۔ لیکن باوجود اس کے ہم کہیں گے۔ کہ اسلام ایک بیٹے کو قطعاً یہ اجازت نہیں دیتا۔ کہ اپنے ماں باپ کے متعلق ایسا انداز گفتگو اختیار کرے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَآ اَوْ کِلٰھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْھُمَا وَقُلْ لَّھُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا (بنی اسرائیل ع ۳) فرمایا۔ تم کو تمہارا رب حکم دیتا ہے۔ کہ اس کے سوا کسی کو اپنا معبود نہ سمجھو۔ اور اپنے ماں باپ کے ساتھ احسان کرو جبکہ وُہ تمہاری زندگی میں بڑھاپے کو پہنچ جائیں۔ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک۔ احسان کس رنگ کا ہو یہ کہ ان کے مقابلہ میں زبان سے اف تک نہ نکالو۔ اور نہ کوئی ناپسندیدہ بات کہو بلکہ ان سے جو کچھ بھی کہو۔ ان کی عزت اور تکریم ملحوظ رکھو۔

یہ ہے ماں باپ کی تعظیم و تکریم کرنے کے متعلق اسلام کی تعلیم۔ اس میں یہ شرط نہیں۔ کہ ماں باپ مسلمان ہوں۔ تب ایسا کیا جائے۔ بلکہ عام حکم ہے۔ کہ خواہ مذہبی لحاظ سے ماں باپ کے ساتھ کتنا ہی اختلاف ہو۔ ان کی پوری پوری تعظیم کرنا ضروری ہے پھر صرف خدا کی عبادت کرنے کی تاکید کرنے کے ساتھ ماں باپ کے ادب و احترام کو مدنظر رکھنے کا حکم دے کر واضح کر دیا۔ کہ یہ بھی بہت بڑا اور بہت اہم فرض ہے۔ اور اس کا بجا لانا ضروری ہے۔

جو مذہب ماں باپ کے متعلق یہ تعلیم دے اسے قبول کرنے والے پر اس بارے میں جو ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ وُہ ظاہر ہے۔ جیسا کہ اُوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ عبد اللہ گاندھی فی الحال اس ذمہ واری سے بری الذمہ سمجھے جا سکتے ہیں۔ لیکن ان مسلمانوں کا جو ان کو اسلامی تعلیم دلانے کے ذمہ وار ہیں یہ فرض تھا۔ کہ جب مؤدبانہ اور مہذبانہ الفاظ میں بھی گاندھی جی کے الزامات کا جواب دیا جا سکتا تھا۔ تو وُہ عبد اللہ گاندھی کو تلقین کرتے۔ کہ انہیں اپنے باپ کے لگائے ہوئے الزامات کی تردید کس رنگ میں کرنی چاہیئے۔ اور اسلام کی تعلیم کا کس طرح نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ اب جبکہ یہ موقعہ گزر چکا ہے۔ ہم عبد اللہ گاندھی اور ان کے ان رفیقوں سے جن کے سپرد انہوں نے اپنے آپ کو مسلمان کہلانے کے بعد کر دیا ہے کہنا چاہتے ہیں۔ کہ ان کی تعلیم اسلام کے مطابق صحیح تربیت کریں تا کہ یہ انقلاب نہ صرف ان کی ذات کے لئے بلکہ دوسروں کے لئے بھی مفید ثابت ہو سکے۔

دفتر تحریک جدید کا تار کا پتہ

دفتر تحریک جدید کے نام تار دیتے وقت احباب اس امر کو محفوظ رکھیں۔ کہ چونکہ تحریک جدید محکمہ ڈاک خانہ کے نزدیک ایک لفظ نہیں۔ بلکہ دو ہیں۔ اس لئے انہیں دو ہی شمار کرنا چاہیئے۔ تحریک علیحدہ لکھیں اور جدید علیحدہ لکھا کریں۔ (انچارج تحریک جدید قادیان)

واپسی قرضہ ساٹھ ہزار

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ماہ مئی ۳۶ء میں واپسی قرضہ کے ماتحت مبلغ دو ہزار روپیہ مندرجہ ذیل احباب کو ادا کیا گیا۔

۱۔ سردار امیر محمد خانصاحب تمندار کوٹ قیصرانی (۲) خانصاحب چودھری نعمت اللہ خانصاحب کوٹلی (۳) اہلیہ صاحبہ خانصاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب قادیان (۴) ڈاکٹر احمد الدین صاحب افریقہ (۵) اہلیہ صاحبہ میاں عزیز الحسن صاحب لاہور۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

احمدیہ گرلز سکول سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ

۲۳ر مئی ۳۶ء احمدیہ گرلز سکول کا سالانہ جلسہ جامع مسجد احمدیہ میں منعقد کیا گیا۔ مستورات کی تعداد کافی تھی۔ اکثر غیر احمدی خواتین بھی تشریف لائیں۔ سیدہ رفعت صاحبہ نے اپنی مختصر تقریر میں طالبات و خواتین کو علم دین حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ مبارکہ بیگم محمودہ بیگم کا مذہب اسلام اور ہندو دھرم پر لیکچر ہوا۔ امۃ السلام و آسیہ بیگم کا مناظرہ بہت دلچسپ تھا اس کے علاوہ بارہ چودہ طالبات نے مختلف مضامین اپنے لکھے ہوئے پڑھے۔ جو پابندی نماز ادائیگی زکوٰۃ۔ علم دین۔ سچائی۔ تقسیم وراثت شرم و حیاء اور حقوق ہمسایہ پر مشتمل تھے۔ پریذیڈنٹ صاحبہ محترمہ نے اللہ تعالےٰ کی صفت رحمانیت کے ماتحت جسمانی پرورش کے ساتھ ساتھ روحانی زندگی کے لئے انعام نبوت و الہام کا نزول تا قیامت لازم و ملزوم ثابت کرتے ہوئے ایک مدلل مبسوط تقریر فرمائی۔ جو پوری توجہ سے سنی گئی۔ اس کے بعد جنرل سیکرٹری لجنہ نے ۳۵ء کی مختصر رپورٹ لجنہ اور احمدیہ گرلز سکول کی سنائی۔ بعدہٗ پریذیڈنٹ صاحبہ نے مختصر الفاظ میں بہنوں کو بعض ضروری فنڈوں کی امداد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے دعا کی۔ اور طالبات سکول کو دین اور اخلاق کے متعلق انعام جو سلسلہ کی کتابوں اور دیگر تعلیمی سامان پر مشتمل تھے۔ دیئے گئے۔ (سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر)

جموں میں عید میلاد پر احراریوں کی فتنہ انگیزی

جموں ۳ر جون ۳۶ء۔ آج مسلم ہال میں عید میلاد کا جلوس نکالنے کے لئے مسلمان جمع ہونے شروع ہوئے۔ جلوس نکلنے سے پیشتر جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی گئی۔ اس کے بعد اللہ رکھا ساغر نے جو دخل در معقولات دینے کا عادی ہے۔ اور جسے کوئی شریف آدمی منہ لگانا پسند نہیں کرتا مختصر سی تقریر کی۔ جس میں مسلمانوں کو ترغیب دلائی۔ کہ متفق ہو کر مرزائیوں کو نیست و نابود کر دو جلوس کے آگے بینڈ تھا۔ اس کے پیچھے تین شتر۔ پہلے شتر پر نقارچی۔ دوسرے پر بگل بجانے والا اور تیسرے پر جموں کے بڑے مشہور حاجی صاحب سوار تھے۔ ان کے پیچھے ایک معمر سائیں صاحب پالکی میں سوار تھے۔ جن کے ساتھ ملنگوں کی پارٹی تھی۔ جو ناقوس بجا رہی تھی جھنڈے بھی ساتھ تھے۔ جب جلوس پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کی دوکان واقعہ بازار دھونتلی میں پہنچا تو اللہ رکھا وغیرہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہایت ہی مخش گالیاں دیں۔ اور مرزائی مردہ باد کے نعرے لگائے۔ اسی طرح جب جلوس جنرل سیکرٹری جماعت ہذا کے مکان کے پاس پہونچا۔ تو وہاں بھی بدتہذیبی کا مظاہرہ کیا گیا۔ اور ساتھ ساتھ ہندوؤں کو بھی کوسا۔ (نامہ نگار)

تحصیل سرگودہا ضلع شاہ پور کی احمدی جماعتوں کو اطلاع

تمام احمدی جماعت ہائے تحصیل سرگودھا کا ایک عام جلسہ چند ضروری امور طے کرنے کے لئے مندرجہ ذیل احباب نے تجویز کیا ہے۔ اس لئے درخواست ہے۔ کہ تمام جماعتیں اپنا ایک ایک نمائندہ ۵ر جولائی ۳۶ء کو چک ۱۰۱ جنوبی بر مکان منشی ابراہیم صاحب بھیجکر اپنی اپنی رائے سے مستفید فرمائیں۔

۱۔ چوہدری فتح خاں صاحب چک ۷۷ جنوبی (۲) چوہدری غلام حیدر صاحب چک ۱۱۴ جنوبی
۳۔ چوہدری شبیر محمد صاحب چک ۲۳ جنوبی۔ (۴) چوہدری نبی احمد صاحب چک ۹۸ جنوبی
۵۔ چوہدری حکم دین صاحب چک ۴۶ شمالی (۶) چوہدری محمد حسین صاحب چک ۸۵ شمالی

(عبد الحق احمدی۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ وکیل۔ سرگودھا)

سبوری بیر بھوم بنگال میں احمدی مبلغ کا لیکچر

عید میلاد کے موقع پر یہاں کے تعلیم یافتہ مسلمانوں نے ایک عظیم الشان جلسہ سیرۃ النبی کا منعقد کیا۔ جس میں بنگال کے مختلف اضلاع سے مقررین شریک ہوئے۔ ہمارے مبلغ بنگال مولوی ظل الرحمن صاحب کو بھی انہوں نے مدعو کیا۔ چنانچہ ہمارے مولوی صاحب باوجود بیماری کے حاضر ہوئے۔ اور مقررہ وقت میں "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہی موجودہ دنیا کے تمام مشکلات کو حل کر سکتی ہے" پر تقریر کی۔ جس کا خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔ (نامہ نگار)

مبلغ افریقہ کو کتب کی ضرورت

مولوی فضل الرحمن صاحب حکیم مبلغ مغربی افریقہ مقیم لیگوس کو مندرجہ ذیل کتب ایک اہم ضرورت کے ماتحت فوری طور پر درکار ہیں۔ ان میں سے سب یا جس قدر کتب کوئی صاحب مہیا کر سکیں۔ حکیم صاحب موصوف کو براہ راست یا دفتر دعوۃ و تبلیغ کی معرفت جلد تر بھجوا کر ممنون کریں:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	یک جلد
روئداد مقدمہ بہاولپور	" "
ذکر حبیب مرقومہ ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب	" "
براہین العقائد مرقومہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب فاضل	۱۲ جلد
قاعدہ اردو ۱۲ جلد اردو کی پہلی کتاب	" "
اردو کی دوسری کتاب ۱۲ جلد۔ اردو کی تیسری کتاب	" "
حدیث ابوداؤد یک جلد۔ حدیث ترمذی	یک جلد

(ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان)

اسسٹنٹ سرجنوں کے لئے موقع

بلوچستان میں اسسٹنٹ سرجنوں کی دو تین جگہیں نکلنے والی ہیں۔ جو احباب اپنے آپ کو اس ملازمت کے قابل پائیں۔ وہ فوراً حسب ذیل پتہ پر اپنی درخواستیں بھیجدیں۔ (چیف میڈیکل آفیسر بلوچستان۔ کوئٹہ)

ایم۔ اے عربی میں کامیابی

جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل نوجوان ملک صلاح الدین صاحب مولوی فاضل نے امسال پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ اے عربی کا امتحان پاس کیا ہے۔ آپ فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اور یونیورسٹی میں

مسجد شہید گنج کے متعلق اخلاق و شرافت کی بنا پر سکھ اصحاب سے اپیل

مسجد شہید گنج کے دیوانی مقدمہ کا جو فیصلہ ۲۵ مئی مسٹر سیل ڈسٹرکٹ و سیشن جج لاہور نے سنایا۔ اس پر قانونی نقطۂ نگاہ سے قانون دان اصحاب نہایت عمدگی سے روشنی ڈال رہے ہیں۔ اور مؤثر روشنی عدالتِ عالیہ میں ڈالی جا سکے گی۔ لیکن فیصلہ کا ایک پہلو ایسا بھی ہے۔ جو سکھوں پر اخلاق کے لحاظ سے بہت کچھ ذمہ داری عائد کرتا ہے۔ اور ہم چاہتے ہیں۔ کہ انصاف اور شرافت کی بنا پر سکھوں سے مطالبہ کریں۔ کہ وہ اس پہلو پر وسعت قلب کے ساتھ غور کریں۔

وہ لوگ جنہیں اس مقدمہ کے حالات سے دلچسپی رہی ہے۔ جانتے ہیں کہ سکھوں کا دعوےٰ یہ ہے۔ کہ متنازعہ عمارت مسجد نہیں۔ بلکہ ایک عدالت گاہ تھی۔ جہاں سکھوں کو زبردستی مسلمان بنایا جاتا۔ اور جو شخص مسلمان نہ بنتا۔ اُسے قتل کر کے اس عمارت کی بنیادوں میں ڈال دیا جاتا۔ علاوہ ازیں ان کا دعوےٰ یہ بھی تھا۔ کہ چونکہ یہ عمارت دیر سے ان کے قبضہ میں ہے۔ اس لئے ان کا قبضہ مخالفانہ جائز اور مسلمانوں کا دعوےٰ زائدالمیعاد ہے۔

اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ جائے متنازعہ اٹھارویں صدی عیسوی کے شروع میں بصورت مسجد وقف کی گئی تھی۔ اس لئے وہ ہمیشہ کے لئے مسجد ہے۔ مسلمان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ مسجد پر ڈیڑھ دو سو سال سے سکھوں کا جابرانہ قبضہ چلا آتا ہے۔ جس کے خلاف کئی بار جدوجہد کی جا چکی ہے۔

عدالت کو یہ تسلیم کرنا پڑا ہے کہ جائے متنازعہ مسجد ہے۔ اور اٹھارویں صدی عیسوی کے شروع میں وقف کی گئی تھی۔ چنانچہ وہ وقف نامہ جو مرزا فلک بیگ نے ۱۷۲۲ء میں کیا۔ عدالت میں درست تسلیم کیا گیا۔ اسی طرح وہ دستاویزات بھی صحیح قرار دی گئیں۔ جو مسلمانوں کی طرف سے اس دعوےٰ کی تائید مزید میں پیش کی گئیں۔ مثلاً ۱۸۵۳ء کے بعد تمام بندوبستوں تمام مقدمات مہنت گنڈا سنگھ کے وصیت نامے۔ کرایہ ناموں اور میونسپل کمیٹی کے کاغذات میں مسلسل جائے متنازعہ کو مسجد درج کیا گیا ہے۔ اسی طرح محراب اور مسجد کی ظاہری شکل۔ نیز تاریخی حوالجات کی بنا پر عدالت نے فیصلہ دیا۔ کہ جائے متنازعہ مسجد تھی۔ اور سکھوں کے قبضہ میں آنے تک بطور مسجد استعمال ہوتی رہی ہے غرض سکھوں کا یہ دعوےٰ۔ کہ عمارت متنازعہ مسجد نہیں۔ عدالت نے کلی طور پر غلط قرار دے دیا ہے۔ اور مسلمانوں کا یہ دعوےٰ تسلیم کر لیا ہے۔ کہ عمارت متنازعہ مسجد ہے۔

دوسرا دعوےٰ سکھوں کا یہ تھا۔ کہ اس میں سکھوں کو زبردستی مسلمان بنایا جاتا۔ اور جو مسلمان نہ بنتا۔ اُسے قتل کر کے دفن کر دیا جاتا۔ اس وجہ سے یہ مقام ان کے لئے مقدس ہے۔ اور وہ اس سے دست بردار نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ سکھوں کی طرف سے ہڈیوں کی ایک ٹوکری بھی عدالت میں پیش کی گئی۔ جس کے متعلق کہا گیا۔ کہ یہ ہڈیاں مسجد کی بنیادوں اور اس کے صحن میں سے برآمد ہوئی ہیں۔ عدالت کے سامنے جب یہ معاملہ پیش ہوا۔ تو اس نے اس امر کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ کہ جائے متنازعہ قتل گاہ تھی۔ عدالت نے پیش کردہ ہڈیوں کے متعلق لکھا ہے۔ کہ انہیں دیکھ کر نہ تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ واقعی انسانی ہڈیاں ہیں۔ اور نہ ہی اس بات کا کوئی ثبوت ہے کہ یہ ہڈیاں مسجد کی بنیادوں میں سے ہی برآمد ہوئیں علاوہ ازیں عدالت نے تسلیم کیا ہے۔ کہ اس بات کی کافی شہادت موجود ہے کہ عمارت متنازعہ سکھوں کے زمانہ سے پہلے تعمیر ہوئی۔ اس لئے یہ بات سمجھ میں نہیں آ سکتی۔ کہ مقتول سکھوں کی ہڈیاں ایک کھڑی عمارت کی بنیادوں میں کس طرح داخل کر دی گئیں۔

غرض مسجد شہید گنج جسے ۷-۸ جولائی ۱۹۳۵ء کی درمیانی شب سکھوں نے منہدم کر دیا۔ اس کے متعلق مسلمانوں کے اس دعوےٰ کو عدالت تسلیم کر چکی ہے کہ وہ مسجد ہے۔ جو سکھوں کے زمانہ سے پہلے تعمیر ہوئی۔ اور اس میں قطعاً سکھوں کو قتل نہیں کیا جاتا تھا۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ جب یہ ثابت ہو گیا۔ کہ جائے متنازعہ مسجد ہے۔ اور سکھوں کے قبضہ میں آنے تک بطور مسجد استعمال ہوتی رہی ہے۔ اور یہ بات بھی پایۂ ثبوت کو پہونچ گئی۔ کہ جائے متنازعہ سکھوں کی قتل گاہ نہ تھی۔ اور نہ اس میں سکھوں کو زبردستی مسلمان بنایا جاتا۔ تو سکھ جس وجہ سے اس مسجد پر قابض رہنا اپنا حق سمجھتے ہیں۔ اس میں کیا وزن رہ گیا۔ رائج الوقت قانون کے لحاظ سے نہیں۔ تو نہ سہی۔ اخلاق اور شرافت کے لحاظ سے کیا سکھوں پر یہ ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔ کہ وہ اپنی ہمسایہ قوم کے جذبات و احساسات سے کھیلنے۔ اور انہیں پائے استحقار سے ٹھکرانے کی بجائے محبت اور مصالحت کا ہاتھ بڑھائیں۔ اور اپنے قلب میں روادارانہ جذبات پیدا کرتے ہوئے مسلمانوں کا ایک حق جو عرصہ سے انہوں نے غصب کر رکھا ہے۔ خوشی اور مسرت سے واپس کر دیں۔

پس اب خواہ وہ یہ پسند کر لیں۔ کہ اپنے ہم وطن بھائیوں کو ان کی ایک مقدس عمارت دے کر ممنون احسان بنا لیں۔ اور اپنے اعلےٰ اخلاق کا گرویدہ کر لیں تو خواہ اس پر غاصبانہ قبضہ قائم رکھ کر ظلم و جور کا ایک نہایت ناگوار نشان قائم رکھیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی دعا سے شفاء

میرے داہنے پاؤں میں اٹھارہ سال بیشتر ایک بیماری ہوئی تھی۔ جو تین سال کی کوشش اور علاج کے بعد لاعلاج ثابت ہوئی۔ ۱۹۱۸ء میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا۔ کہ سارے جسم کو بچانے کے لئے طبی مشورہ کے ماتحت پاؤں کٹوا دیا جائے۔ میں نے حضور کی خدمت میں نہایت اضطراب کی حالت میں تحریر کیا کہ چونکہ آپ حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نظیر ہیں۔ اور حضرت اقدس کی دعا سے عبدالکریم جن کو پاگل کتے نے کاٹ لیا تھا۔ اس وقت حضرت اقدس کی دعا سے شفایاب ہوئے تھے۔ جبکہ ڈاکٹروں نے لکھ دیا تھا۔ کہ Nothing can be done for Abdulkarim۔ لہٰذا حضور میرے لئے بھی دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ مجھے صحت بخشے۔ الحمد للہ کہ حضور کی دعا کے بعد میں شفایاب ہو گیا۔ اور اٹھارہ سال تک کوئی تکلیف نہ ہوئی۔

اب قریباً تین ہفتوں سے اسی ٹانگ میں پھر تکلیف بوجہ اس کے کہ ٹینس لیگ کور میں ورزش کر رہا تھا شروع ہو گئی ہے احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

خاکسار سید ارتضیٰ علی از لکھنؤ

شکریۂ احباب

برادر عزیز خان بہادر شیخ محمد آصف زمان صاحب کی وفات پر برادران ملت اور دوسرے کرم فرماؤں نے تعزیت کی جو تحریریں ارسال فرمائی ہیں۔ میں چونکہ فرداً فرداً ان کا جواب دینے سے قاصر ہوں۔ اس لئے بذریعہ الفضل عرض کرتا ہوں۔ کہ جن اصحاب نے اس حادثہ جانکاہ میں مجھ سے

حضرت مسیح کے "ابن اللہ" ہونے کی حقیقت

عیسائیوں کے اہم عقائد میں سے ایک عقیدہ یہ بھی ہے۔ کہ چونکہ یسوع مسیح ابن اللہ ہے۔ اس لئے وہ خدا ہے۔ اس کے متعلق جب بائیبل کو دیکھا جائے۔ تو حسب ذیل حقائق منکشف ہوتے ہیں:۔

(۱)

عیسائی یسوع کو "ابن اللہ" قرار دینے کے لئے عجیب حیلے تلاش کرتے ہیں۔ مثلاً متی انجیل کی پہلی کتاب کا کاتب لکھتا ہے "مصر میں سے میں نے اپنے بیٹے کو بلایا" (متی باب ۲ آیت ۱۵) حضرت مسیح سے تعلق رکھتا ہے۔ حالانکہ اس پیشگوئی کو حضرت مسیح سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ یہ پیشگوئی اسرائیل سے تعلق رکھتی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے "جب اسرائیل ابھی بچہ ہی تھا۔ میں نے اس سے محبت رکھی اور اپنے بیٹے کو مصر سے بلایا" (ہوسیع باب ۱۱۔ آیت ۱)

اسی طرح پولوس کہتا ہے۔ کہ خدا کا یہ کلام کہ "میں اس کا باپ ہونگا۔ اور وہ میرا بیٹا ہوگا" (عبرانی باب ۱۔ آیت ۵) یہ یسوع سے تعلق رکھتا ہے۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ خدا کا یہ کلام یسوع سے نہیں۔ بلکہ حضرت سلیمان سے تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالے ناتن نبی کو حکم دیتا ہے۔ کہ "جا اور میرے بندے داؤد سے کہہ۔ خداوند یوں فرماتا ہے۔ کہ کیا تو میرے رہنے کے لئے ایک گھر بنائیگا۔ کیونکہ جب سے میں بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لایا۔ آج کے دن تک کسی گھر میں نہیں رہا۔ . . . اب تو میرے بندے داؤد سے یہ کہہ کہ رب الافواج یوں فرماتا ہے۔ کہ میں نے تجھے بھیڑ سالے سے جہاں تو بھیڑ بکریوں کے پیچھے پیچھے پھرتا تھا۔ لیا۔ تاکہ تو میری قوم اسرائیل کا پیشوا ہو۔ اور میں جہاں جہاں تو گیا۔ تیرے ساتھ رہا۔ اور تیرے سب دشمنوں کو تیرے سامنے سے کاٹ ڈالا ہے۔ اور میں دنیا کے بڑے بڑے لوگوں کے نام کی طرح تیرا نام بڑا کروں گا۔ اور میں اپنی قوم اسرائیل کے لئے ایک جگہ مقرر کروں گا۔ اور وہاں ان کو جماؤں گا تا وہ اپنی ہی جگہ بسیں۔ اور پھر ہٹائے نہ جائیں۔ اور شرارت کے فرزند ان کو پھر دکھ نہیں دینے پائیں گے۔ جیسا کہ پہلے ہوتا تھا۔ اور جیسا اس دن سے ہوتا آیا۔ جب سے میں نے حکم دیا۔ کہ میری قوم اسرائیل پر قاضی ہوں۔ اور میں ایسا کرونگا۔ کہ تجھ کو تیرے سب دشمنوں سے آرام دے۔ ماسوا اس کے خداوند تجھ کو بتاتا ہے۔ کہ خداوند تیرے گھر کو بنائے رکھے گا۔ اور جب تیرے دن پورے ہو جاویں گے۔ اور تو اپنے باپ دادا کے ساتھ سو جاویگا۔ تو میں تیرے بعد تیری نسل کو جو تیری صلب سے ہوگی۔ کھڑا کر کے اس کی سلطنت کو قائم کروں گا۔ وہی میرے نام کا ایک گھر بنائے گا۔ اور میں اس کی سلطنت کا تخت ہمیشہ کے لئے قائم کرونگا۔ اور میں اس کا باپ ہوں گا۔ اور وہ میرا بیٹا ہوگا" (۲ سموئل باب ۷ آیت ۵-۱۴) اور (۱ تواریخ باب ۲۲-آیت ۱۰)

دراصل عیسائی قرآن کریم کے فرمان کے مطابق تحریف و تبدیل میں خاص دسترس رکھتے ہیں۔ اور کلماتِ الٰہیہ کو غیر محل پر چسپان کرنے میں نہایت جرأت سے کام لیتے ہیں۔ پولوس نے جوان کے نزدیک چوٹی کا انسان ہے۔ اس امر کا بہت دلیری سے ارتکاب کیا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ بالا حوالہ سے ظاہر ہے۔

(۲)

بے شک انجیل میں لکھا ہے۔ کہ "یسوع بپتسمہ لے کر فی الفور پانی کے پاس سے اوپر گیا۔ اور دیکھو اس کے لئے آسمان کھل گیا۔ اور اس نے خدا کی رُوح کو کبوتر کی مانند اترتے اور اپنے اوپر آتے دیکھا۔ اور دیکھو آسمان سے یہ آواز آئی۔ کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں" (متی باب ۳۔ آیت ۱۷) مگر یہ آسمانی آواز دوسری جگہ ان الفاظ میں درج ہے "تو میرا پیارا بیٹا ہے۔ تجھ سے میں خوش ہوں" (مرقس باب ۱۔ آیت ۱۱) اور (لوقا باب ۳-آیت ۲۲)

اس آسمانی آواز میں لفظی اختلاف کے علاوہ اس وجہ سے بھی شک پیدا ہوتا ہے کہ اُسے کسی نے سُنا ہی نہیں۔ حتٰے کہ یوحنا جس نے حضرت یسوع کو نہلایا۔ اور وہاں حاضر تھا۔ اس نے بھی یہ آواز نہیں سُنی جس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ وہ اپنے مریدوں کو حکم دیتا ہے۔ کہ جاؤ یسوع سے جا کر پوچھو۔ کہ آنے والا تو ہی ہے۔ یا ہم کسی اور کی راہ تکیں انجیل کے اصل الفاظ یہ ہیں "اس پر یوحنا نے اپنے شاگردوں میں سے دو کو بُلا کر کہا۔ خداوند (یسوع) کے پاس یہ پوچھنے کو بھیجا۔ کہ آنے والا تو ہی ہے۔ یا ہم دوسرے کی راہ دیکھیں" (لوقا باب ۷ آیت ۱۹) متی کہتا ہے۔ کہ "یوحنا نے قید خانہ میں مسیح کے کاموں کا حال سُنکر اپنے شاگردوں کی معرفت اسے پچھوا بھیجا۔ کہ آنے والا تو ہی ہے۔ یا ہم دوسرے کی راہ دیکھیں" (متی باب ۱۱۔ آیت ۲-۳)

پس ہم اس آسمانی آواز کو جو خود تصحیح کی محتاج ہے۔ بطور دلیل استعمال نہیں کر سکتے۔

ایک اور آسمانی آواز بھی انجیل میں درج ہے، لکھا ہے۔ کہ "چھ دن کے بعد یسوع نے پطرس اور یعقوب اور اس کے بھائی یوحنا کو ہمراہ لیا۔ اور انہیں ایک اونچے پہاڑ پر الگ لے گیا۔ اور ان کے سامنے اس کی صورت بدل گئی۔ اور اس کا چہرہ سورج کی مانند چمکا اور اس کی پوشاک نور کی مانند سفید ہوگئی۔ اور دیکھو موسےٰ اور ایلیا اس کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے انہیں دکھائی دیئے۔ پطرس نے یسوع سے کہا۔ اے خداوند ہمارا یہاں رہنا اچھا ہے۔ مرضی ہو۔ تو میں یہاں تین ڈیرے بناؤں۔ ایک تیرے لئے ایک موسےٰ کے لئے ایک ایلیا کے لئے۔ وہ بول ہی رہا تھا۔ کہ دیکھو ایک نورانی بادل نے اس پر سایہ کر لیا۔ اور دیکھو اس بادل میں سے آواز آئی۔ کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے۔ جس سے میں خوش ہوں۔ اس کی سنو . . . . جب انہوں نے آنکھیں اٹھائیں تو ایک یسوع کے سوا اور کسی کو نہ دیکھا" (متی باب ۱۷ آیت ۱-۸)

اسی واقعہ کو بیان کرتے ہوئے مرقس اور لوقا نے آسمانی آواز کو صرف ان الفاظ میں نقل کیا ہے۔ کہ "یہ میرا پیارا بیٹا ہے۔ اس کی سنو" (مرقس باب ۹۔ آیت ۷) اور لوقا باب ۹ آیت ۳۵)

اس لفظی اختلاف کے علاوہ یہ بھی قابل غور امر ہے۔ کہ یہ معاملہ ایک خواب کا ہے نہ کہ واقعہ۔ اور یوحنا نے اپنی انجیل میں اس کا کہیں ذکر تک نہیں کیا۔ پس یہ آسمانی آواز بھی قابل سماع نہیں۔

(۳)

بعض لوگوں کا حضرت یسوع کو "ابن اللہ" کہنا بھی اس بات کی دلیل نہیں ٹھہر سکتا کہ آپ واقعہ میں ابن اللہ تھے۔ کیونکہ ان لوگوں کے اقوال میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔ مثلاً لکھا ہے کہ "صوبیدار اور جو اس کے ساتھ یسوع کی نگہبانی کرتے تھے۔ بھونچال اور تمام ماجرا دیکھ کر بہت ہی ڈرے۔ اور بولے۔ کہ بے شک یہ خدا کا بیٹا تھا" (متی باب ۲۷-آیت ۵۴) اور (مرقس باب ۱۵-آیت ۳۹)

حالانکہ لوقا اس کو یوں نقل کرتا ہے "یہ ماجرا دیکھ کر صوبیدار نے خدا کی بڑائی کی۔ اور کہا۔ بے شک یہ آدمی راستباز تھا" (لوقا باب ۲۳ آیت ۴۷) کہاں صوبیدار کا یہ کہنا کہ یسوع "خدا کا بیٹا" ہے اور کہاں یہ کہنا کہ یہ ایک "راستباز آدمی" ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یا تو اس زمانہ کے لوگ "خدا کا بیٹا" "راستباز" کے معنوں میں استعمال کیا کرتے تھے۔ اگر یہ درست ہے۔ تو پھر ہمیں اس سے کوئی اختلاف نہیں۔ کیونکہ یسوع مسیح واقعی ایک راستباز انسان تھا۔ مگر خدا یا خدا کا بیٹا نہ تھا اور راستبازی میں وہ منفرد نہیں۔ بلکہ اس سے پہلے اور بعد میں بھی ہزاروں لاکھوں برگزیدہ اور راستباز انسان گزر چکے ہیں۔ اور ہوتے رہیںگے۔ لیکن اگر اس امر کو تسلیم نہ کیا جائے۔ تو ماننا پڑیگا کہ یا تو متی نے غلو سے کام لیا ہے۔ اور مرقس کا قول درست ہے۔ یا یہ ماننا پڑیگا کہ متی کا قول تو درست ہے۔ مگر مرقس نے خیانت کی۔ دونوں میں سے جو صورت بھی اختیار کی جائیگی۔ اس سے بائبل کی بے اعتباری ثابت ہوگی۔ متی کو غالی ٹھہراؤ۔ تب بھی انجیل کا اعتبار نہ رہا۔ مرقس کو خائن قرار دو۔ تب بھی انجیل درجہ اعتبار سے ساقط ہوئی۔

اس کے علاوہ انجیل میں ایک اور واقعہ بھی قابل غور ہے۔ جس میں یہ الفاظ نقل کئے گئے ہیں۔

پطرس نے یسوع کو کہا تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے"۔ (متی باب ۱۶ آئت ۱۶) مرقس کہتا ہے کہ پطرس نے یوں کہا " تو مسیح ہے" (مرقس باب ۸ آئت ۲۹) لوقا لکھتا ہے۔ کہ پطرس کا اصل قول یوں ہے۔ کہ" خدا کا مسیح" (لوقا باب ۹ آئت ۲۰)

اب غور کرو ان تینوں انجیل نویسوں نے اس پطرس کے چھوٹے سے قول میں کس قدر اختلاف کیا ہے۔ متی تو اسے "زندہ خدا کا بیٹا مسیح" کے الفاظ میں نقل کرتا ہے۔ مگر مرقس کہتا ہے۔ کہ پطرس نے صرف اتنا ہی کہا کہ "تو مسیح ہے"۔ اور لوقا جس نے اپنی انجیل کو نہائت تحقیق سے لکھا ہے۔ (لوقا ۱-۱) کہتا ہے۔ کہ پطرس نے یسوع کو کہا۔ کہ" تو خدا کا مسیح" ہے۔

ان حوالجات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عیسائی لوگوں کے اقوال سے جن معنوں میں یسوع کو "خدا کا بیٹا" قرار دینا چاہتے ہیں وہ ثابت نہیں :۔

ایک دفعہ پطرس ڈوبنے کے قریب تھا۔ کہ یسوع کی فوری مدد سے بچ گیا۔ اس پر کشتی والوں نے جو یسوع کے ساتھ بیٹھے تھے کہا۔ " تو سچ مچ خدا کا بیٹا ہے"۔ (متی باب ۱۴ آئت ۳۳) کشتی والوں کا یہ قول جو نہائت ہی اہم اور ایک بہت بڑے واقعہ پر بطور شہادت تھا۔ مرقس اور یوحنا نے بالکل نقل نہیں کیا۔ اور لوقا الف سے ے تک یا تک اس واقعہ کو چھوڑ گیا گویا اس کے نزدیک یہ واقعہ قابل اعتبار ہی نہیں۔

پس متی کے اس بیان سے بجائے اس کے کہ مسیح کے خدا کا بیٹا ہونے کا ہمیں یقین حاصل ہو۔ خود متی کی ذات کے متعلق شبہ پیدا ہو گیا۔ کیونکہ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ کہ ایسے اہم واقعہ کو مرقس لوقا اور یوحنا اس طرح بے اتفاقی سے نظر انداز کر دیتے۔ جس سے کہ یسوع کی اصل حیثیت قائم ہوتی تھی۔

اس کے علاوہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ بنی اسرائیل بڑے ڈرپوک واقع ہوئے تھے۔ یہ تورات سے ظاہر ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانہ ہی کی بات ہے۔ کہ ہیرودیس ایک دن ٹھہرا۔ اور بادشاہی پوشاک پہن کے تخت پر بیٹھا۔ اور ان سے کلام کرنے لگا۔ تب لوگ چلانے لگے۔ کہ یہ خدا کی آواز ہے انسان کی نہیں (اعمال باب ۱۲ آئت ۲۲)

پس ہیرودیس کی اونچی آواز کو خدا کی آواز کہنے والے اگر کسی وقت وجد میں آکر یسوع کو "خدا کا بیٹا کہہ بھی دیں۔ تو لطیفہ سے زیادہ اس کی کوئی قدر نہ ہوگی۔

(۴)

یسوع اپنے آپ کو بار بار ابن آدم قرار دیتا ہے۔ دیکھو (متی باب ۸ آیت ۲۰ - باب ۹ آیت ۶ - باب ۱۰ - آئت ۲۳ - باب ۱۱ آئت ۱۹ - باب ۱۲ آئت ۳۲ - ۴۰ - باب ۱۳ آئت ۳۷ - ۴۱ وغیرہ) حتی کہ صرف متی ہی کی انجیل میں ۲۵ - ۲۶ دفعہ " ابن آدم" کا لفظ مسیح کے حق میں استعمال ہوا ہے۔ کیا وہ شخص جو حقیقتاً ابن آدم ہو۔ حقیقتاً ابن اللہ ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اگر وہ ابن اللہ ہے۔ تو ابن آدم نہیں۔ اور اگر وہ ابن آدم ہے۔ تو اس کا "ابن اللہ" ہونا محال اور ناممکن محض ہے۔

(۵)

اگر انجیل میں ابن اللہ لفظ یسوع کے لئے استعمال ہوا بھی۔ تب بھی ہمارا فرض ہے کہ بائیبل کی رو سے اس کے معنوں پر غور کریں۔ ہمارا ہرگز حق نہیں ہے۔ کہ ابن اللہ لفظ تو بائیبل استعمال کرے۔ اور اس کے معنی ہم اپنے خیال کے مطابق جو چاہیں لے لیں۔ سو جاننا چاہیئے کہ ابن اللہ کے الفاظ صرف یسوع ہی کے لئے نہیں استعمال ہوئے۔ بلکہ اس جیسے کئی اور بھی اشخاص ہیں۔ جنہیں بائیبل نے اس نام سے پکارا ہے۔

(ا) "خداوند یوں فرماتا ہے۔ کہ اسرائیل میرا بیٹا بلکہ میرا پلوٹھا ہے"۔ (خروج باب ۴ آئت ۲۲)

(ب) "میں اسرائیل کا باپ ہوں اور افرائیم میرا پلوٹھا ہے"۔ (یرمیاہ باب ۳۱ آئت ۹)

(ج) " وہ (داؤد) مجھے پکار کر کہے گا۔ تو میرا باپ۔ میرا خدا اور میری نجات کی چٹان ہے"

(د) " اور میں اس کو اپنا پلوٹھا بناؤں گا۔ اور دنیا کا شہنشاہ" (زبور باب ۸۹ آئت ۲۶ - ۲۷)

(ہ) سلیمان کے متعلق خدا کہتا ہے " میں اس کا باپ ہوں گا۔ اور وہ میرا بیٹا ہوگا"۔ (۲ سموئیل باب ۷ آئت ۱۴) اور (۱ تواریخ باب ۲۲ آئت ۱۰)

(و) پولوس کہتا ہے کہ "جتنے خدا کے روح کی ہدائت سے چلتے ہیں وہی خدا کے بیٹے ہیں"۔ (رومیوں باب ۸ آئت ۱۴)

(ز) پھر وہ ایک دوسری جگہ لکھتا ہے۔ کہ "تم سب اس ایمان کے وسیلے سے جو مسیح یسوع میں ہے۔ خدا کے فرزند ہو"۔ (گلاتی باب ۳ آیت ۲۶)

(ح) "خداوند کہتا ہے کہ ان میں سے نکل کر علیحدہ رہو۔ اور ناپاک چیز کو نہ چھوؤ۔ تو میں تم کو قبول کر لوں گا۔ اور تمہارا باپ ہونگا اور تم میرے بیٹے بیٹیاں ہوگے"۔ (۲ کرنتھی باب ۶ آئت ۱۷ - ۱۸)

(ط) "ہوسیع کی کتاب میں بھی خدا یوں فرماتا ہے۔ کہ جو میری امت نہ تھی۔ اسے اپنی امت کہوں گا۔ اور جو پیاری نہ تھی اسے پیاری کہوں گا۔ اور ایسا ہوگا۔ کہ جس جگہ ان سے یہ کہا گیا تھا۔ کہ تم میری امت نہیں ہو۔ اسی جگہ وہ زندہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے"۔ (ہوسیع باب ۱ آئت ۱۰ اور رومیوں باب ۹ آئت ۲۵ - ۲۶)

(ی) یسوع اپنے شاگردوں سے کہتا ہے کہ تم اپنے دشمنوں سے محبت رکھو۔ اور بھلا کرو۔ اور بغیر نا امید ہوئے قرض دو۔ تو تمہارا اجر بڑا ہوگا۔ اور تم خدا تعالےٰ کے بیٹے ٹھہرو گے"۔ (لوقا باب ۶ آئت ۳۵)

عیسائی دوستو! سن لیا کہ یسوع کے نزدیک خدا کے بیٹے بننے کا کیا طریق ہے۔ اور اس کے لئے کیا شرائط ہیں۔

(ک) یوحنا سینٹ لکھتا ہے۔ کہ" وہ (یسوع) اپنے گھر آیا۔ اور اس کے اپنوں نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن جتنوں نے اسے قبول کیا۔ اس نے انہیں خدا کا فرزند بننے کا حق بخشا۔ یعنی انہیں جو اس کے نام پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ نہ خون سے نہ جسم کی خواہش سے نہ انسان کے ارادے سے بلکہ خدا سے پیدا ہوئے۔ (یوحنا باب ۱ آئت ۱۱ - ۱۳)

(ل) یسوع اپنے حواری خاص یوحنا کی تائید کرتے ہوئے کہتا ہے " زمین پر کسی کو اپنا باپ نہ کہو۔ کیونکہ تمہارا باپ ایک ہی ہے۔ جو آسمانی ہے"۔ (متی باب ۲۳ آئت ۹)

پھر وہ دوسری جگہ کہتا ہے" میرے بھائیوں کے پاس جا کر ان سے کہو۔ کہ میں اپنے باپ اور تمہارے باپ کے اور اپنے خدا اور تمہارے خدا کے پاس اوپر جاتا ہوں"۔ (یوحنا باب ۲۰ آئت ۱۷)

دیکھا یسوع صاحب کس طرح خدا کو ویسا ہی اپنا باپ قرار دیتے ہیں جس طرح کہ وہ دوسروں کا باپ ہے۔

(م) آدم علیہ السلام کو بھی بائیبل خدا کا بیٹا قرار دیتی ہے۔ اور اسی طرح جس طرح کہ ایک انسان دوسرے انسان کا۔ دیکھو (لوقا باب ۳ آئت ۳۸)

(ن) موسےٰ کی پہلی کتاب میں لکھا ہے کہ "جب روئے زمین پر آدمی بہت بڑھنے لگے اور ان کے بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ تو خدا کے بیٹوں نے آدمی کی بیٹیوں کو دیکھا۔ کہ وہ خوبصورت ہیں۔ اور جن کو انہوں نے چاہا۔ ان سے بیاہ کر لیا"۔ (پیدائش باب ۶ آئت ۱ - ۲)

(س) یسوع صاحب اپنے پہاڑی وعظ میں فرماتے ہیں۔ "مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں۔ کیونکہ وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے"۔ (متی باب ۵ آئت ۹)

(ع) مرتد منکر اور جھوٹے لوگوں کو بھی خدا کے بیٹے کے نام سے پکارا ہے۔ (یسعیاہ باب ۳۰ آئت ۱ - ۹)

(ف) خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ" اے حزقیل) جن کے پاس میں تجھ کو بھیجتا ہوں۔ اور سخت دل اور بے حیا فرزند ہیں"۔ (حزقیل باب ۲ آئت ۴)

(ص) یہودی لوگ بھی اپنے آپ کو خدا کا بیٹا قرار دیتے تھے۔ (یوحنا باب ۸ آئت ۴۱)

ان حوالجات سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ خدا کا بیٹا کے الفاظ کن کن معانی میں استعمال ہوئے ہیں۔ عیسائی صاحبان کا صرف یسوع کو خدا کا نرالا بیٹا قرار دینا اپنے اندر ذرہ بھر صداقت نہیں رکھتا۔ ہاں اگر وہ یسوع کو ویسا ہی خدا کا بیٹا قرار دیتے ہیں جیسا کہ دوسرے لوگوں کو جن کے حق میں یہ الفاظ بائیبل نے استعمال کئے ہیں۔ تو کسی کو اس پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر ان الفاظ سے یسوع کی الوہیت پر استدلال کریں۔ تو

مسلمان اور صدر کانگرس

اچھوت اقوام کا تبدیلی مذہب کا ارادہ

(ایک اہل الرائے مسلم کا اظہار خیالات)

انگریزی روزنامہ "سپیل" کی ۱۰ رجون کی اشاعت میں "ایک نیشنلسٹ مسلم" نے "مسلمان صدر کانگرس کی حمایت میں" اور "ہندو مسلم اتحاد کے امکانات" کے عنوانات کے ماتحت حالات حاضرہ پر تبصرہ کیا ہے۔ جس میں علاوہ اور واقعات کے پنڈت جواہر لال صاحب نہرو صدر کانگرس کے لاہور میں استقبال میں مسلمانوں کی شرکت کے متعلق لکھا ہے۔ ان دنوں پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگرس کے سفر لاہور کا بہت چرچا ہے۔ اگرچہ بہت سے مسلمانوں کی توجہ مسئلہ شہید گنج نے اپنی طرف مبذول کر رکھی تھی۔ تاہم کثیر التعداد مسلمانوں نے پنڈت جواہر لال کے لیکچروں میں شمولیت کی۔ مولوی ظفر علی خان لیڈر مجلس اتحاد نے بھی ان سے ملاقات کی۔ اور نیشنل لیگ نے جو ایک ترقی خواہ تنظیم ہے۔ اور بہت سے معاملات میں کانگرس کی حامی ہے پنڈت صاحب موصوف کے لاہور میں استقبال کے لئے چار سو نہایت ہوشیار اور منتظم والنٹیر بھیجے نیشنل لیگ میں جو ایک غیر فرقہ وارانہ جماعت ہے اکثریت احمدیوں کی ہے۔ اور اس نے مجلس تحفظ حقوق شہریت کی تائید میں ریزولیوشنز بھی پاس کئے ہیں

اچھوت اقوام کے فیصلہ تبدیلی مذہب اور مختلف مذاہب کے لوگوں کی طرف سے انہیں اپنے ساتھ شامل کرنے کی کوشش پر تبصرہ کرتے ہوئے مضمون نگار لکھتا ہے۔ اخبارات ایک دفعہ پھر اچھوت اقوام کے افکار و اعمال پر نقد و تبصرہ سے پر نظر آرہی ہیں۔ اور اس بات پر لے دے ہو رہی ہے۔ کہ آیا انہیں ہندو قوم سے قطع تعلق کر لینا چاہیئے۔ اور اگر وہ ایسا کرنے پر آمادہ ہوں تو انہیں کس قوم میں شامل ہونا چاہیئے۔ یہ بات اچھوت اقوام پر منحصر ہے کہ وہ جو مذہب چاہیں اختیار کریں۔ لیکن میں یہ خیال کرنے سے باز نہیں رہ سکتا کہ ان کی موجودہ غیر منفصل کیفیت ان کے دماغ اور روحانی خواہش کا اچھا نقشہ پیش نہیں کر رہی۔ مذہب اختیار کرنے کے متعلق کبھی ایک قوم کے ساتھ اور کبھی دوسری قوم سے ان کی گفت و شنید یہ ظاہر کرتی ہے۔ کہ وہ اپنی قوم کو زیادہ سے زیادہ قیمت پر فروخت کرنے کے لئے نیلام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں میرا یہ خیال بھی ہے۔ کہ آریہ سماج۔ سکھوں۔ عیسائیوں۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کے بعض لیڈر۔ جو اچھوتوں کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے انہیں کئی قسم کی تحریص و ترغیب دے رہے ہیں۔

اس ضمن میں صحیح راستہ پر گامزن نہیں کیونکہ مذہب ایک ذاتی اور روحانی معاملہ ہے۔ اور یہ کوئی دنیاوی آسائش کا ذریعہ نہیں۔ اگر اچھوت اقوام اپنا مذہب تبدیل کرنا چاہتی ہیں۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ وہ دنیاوی جذبات کے ماتحت نہیں بلکہ روحانیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے تبدیل کریں۔ اور اس نقطہ کو صرف ایک مذہبی رہنما یعنی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے سمجھا ہے۔ چنانچہ وہ اس پیغام میں جو ان کی طرف سے لکھنؤ کی اچھوت کانفرنس میں پڑھا گیا۔ لکھتے ہیں۔

"مذہب کا معاملہ ایک نہایت ہی نازک معاملہ ہے۔ اگر بنی نوع انسان کا پیدا کرنے والا کوئی خدا ہے۔ اور اگر مذہب اس خدا اور بندہ کے تعلق کو استوار کرنے کے لئے آتا ہے تو یقیناً مذہب کو کھیل اور تجارت کا ذریعہ نہیں بنانا چاہیئے ....

.... اگر ایک سچے مذہب کے پیرو کسی وقت اپنے خدا کی تعلیم کو بھول کر ایک جماعت پر ظلم کرنے لگ جائیں تو اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ وہ جماعت اس سچے مذہب کو چھوڑ کر ایک جھوٹے مذہب کو اس لئے قبول کرے۔ کہ اس میں اسے کچھ سہولتیں حاصل ہوں گی۔ ..... بلکہ اسے مظلوم قوم۔ میں آپ کو یہ مشورہ دیتا ہوں کہ آپ مذہب کو مذہب کی خاطر قبول کریں۔ اور اپنے رب کا وصال حاصل کرنے کے لئے ایسا کریں۔ تاکہ اگر آپ کی دنیا خراب ہوئی ہے۔ تو آپ کی آخرت خراب نہ ہو۔"

محلہ چابکسواراں لاہور کی مسجد کے فیصلہ پر اخبار "احسان" کا اظہار مسرت

اخبار احسان مورخہ یکم جون نے قادیانیوں کے مقابلے میں مسلمانان لاہور کی شاندار فتح "محلہ چابک سواراں کی مسجد کا فیصلہ مسلمانوں کے حق میں سنا دیا گیا" کے جلی عنوانات سے یہ خبر شائع کر کے کہ محلہ چابک سواراں کی مسجد میں جماعت احمدیہ کے افراد کو نماز با جماعت پڑھنے سے روک دیا گیا ہے۔ عام مسلمانوں کو یہ بتانا چاہا ہے۔ کہ مسجد میں احمدیوں کو نماز پڑھنے سے روکنا اور انہیں اس گھر میں جو محض اللہ تعالےٰ کی عبادت اور ذکر الٰہی کے لئے بنایا گیا ہو داخل نہ ہونے دینا ایک بہت بڑا کار ثواب ہے۔ تبھی تو اس خبر پر "شاندار فتح" کا عنوان قائم کیا گیا ہے مگر افسوس آج کل کے مسلمان اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ مساجد میں عبادت سے روکنا ایک بہت بڑا گناہ ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ ومن اظلم ممن منع مساجد اللّٰہ ان یذکر فیھا اسمہ وسعٰی فی خرابھا۔ کہ اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہے۔ جو اللہ کی مسجدوں میں لوگوں کو ذکر الٰہی کرنے سے روکے اور اس طرح انکی بربادی کی کوشش کرے۔ اس قرآنی تعلیم کے ماتحت "احسان" کا اس گناہ عظیم کو "شاندار فتح" قرار دینا بتا رہا ہے کہ جماعت احمدیہ کی مخالفت میں یہ لوگ کس طرح عقل و فکر کو جواب دے چکے اور صحیح راستہ سے بھٹک کر شیطان کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بنے ہوئے ہیں۔ درحقیقت آج کل کے یہودیانہ عصبیت رکھنے والے مولوی جب جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی دیکھتے ہیں تو حسد کی آگ میں جل بھن کر جہاں قرآنی تعلیم کے خلاف چلتے ہیں۔ وہاں نہایت بے باکی سے اخلاق سوز حرکات پر بھی اتر آتے ہیں۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کے افراد جو محلہ چابک سواراں لاہور کی مسجد میں ایک لمبے عرصہ سے نماز پڑھتے تھے۔ انہیں نہ صرف انہوں نے وہاں سے نکال دیا۔ بلکہ انہیں عین نماز کی حالت میں زد و کوب بھی کیا۔ یہ حالات بتا رہے ہیں۔ کہ یہ لوگ روحانیت سے اس قدر کورے اور تہی دست ہو چکے اور ان کے احساسات اس قدر مردہ ہو چکے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے مظلوم بندوں پر ظلم کرتے ہوئے بھی انہیں یہ محسوس نہیں ہوتا کہ وہ کوئی برا کام کر رہے ہیں بلکہ عداوت میں اندھے ہو کر اسے "شاندار فتح" سمجھتے ہیں۔

خانبہادر شیخ آصف زمان صاحب کی وفات پر مسلم یونیورسٹی علیگڈھ میں جلسہ

خان بہادر شیخ محمد آصف زمان صاحب بی اے کی وفات کی خبر شائع ہو چکی ہے آپ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے قابل اولڈ بوائز میں سے مشہور سیشنز فوڈ مائیگڑ اور نہایت نامور ڈپٹی کلکٹر تھے۔ آپ کی وفات پر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں زیر صدارت وائس چانسلر صاحب جلسہ تعزیت منعقد ہوا۔ جس میں ممبران اسٹاف۔ اراکین یونیورسٹی۔ اولڈ بوائز۔ اور مرحوم کے خاص احباب شریک تھے۔

وائس چانسلر صاحب نے مرحوم کے تفصیلی حالات بیان کئے۔ اور مرحوم کے واسطے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے ہمدردی کا رزولیوشن پاس ہوا۔ (نامہ نگار)

ایک بجا شکایت
ہمیں ایک دوست سے ایک شکایت موصول ہوئی ہے۔ جو احباب کی اطلاع کی خاطر درج ذیل ہے
مکرمی جناب شیخ صاحب!
مجھے آپ سے ایک شکایت ہے۔ آپ نے مجھے چار جوڑے جرابوں کے ارسال کر دیئے حالانکہ اتنے ماہ ہو گئے ہیں۔
ابھی تک ایک جوڑہ ہی پھٹنے میں نہیں آتا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا۔ کہ آپکی جرابیں دوسری جرابوں کی طرح
نہیں۔ اور اس قدر پائدار ہیں۔ تو میں کبھی بھی چار جوڑے نہ خریدتا۔ آپکی جرابیں اتنی خوبصورت اور دلکش
ہیں۔ کہ مجھے یہ گمان بھی نہ گزرا۔ کہ اتنی مضبوط ہونگی ؛ خاکسار عزیز احمد سب جج ہوشیارپور ۳۶-۴-۸
دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

کلکتہ ۹ جون۔ آج صبح کلکتہ میں زلزلہ کا ایک خفیف جھٹکا محسوس کیا گیا۔ شہر اور مضافات میں صبح ۶ انچ بارش ہوئی۔ شدید بارش کی وجہ سے محمد علی پارک کے شمال کی جانب واقع مکانات گر گئے۔ سیلیگری (بنگال) میں بھی زلزلہ کا ایک شدید جھٹکا محسوس کیا گیا۔ جو قریباً ۲ منٹ تک جاری رہا۔ مظفر پور (بہار) میں شدید جھٹکا محسوس کیا گیا۔ لوگ سراسیمہ ہو کر گھروں سے باہر نکل آئے۔ اسی طرح پٹنہ۔ دارجیلنگ اور پورینہ میں بھی جھٹکے محسوس کئے گئے۔

ڈبروگڑھ (آسام) ۹ جون۔ دریائے برہم پترا میں طغیانی کے باعث ایک سو گھر اور دو گاؤں زیر آب ہیں۔ پانی ابھی تک چڑھ رہا ہے۔ سیلاب زدہ علاقہ میں کشتی کے ذریعہ آمد و رفت ہو رہی ہے۔

نئی دہلی ۹ جون۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مسٹر عباس طیب جی جو کانگرس کے ایک سرگرم کارکن تھے۔ آج حرکت قلب بند ہو جانے سے فوت ہو گئے۔

کینٹن ۹ جون۔ نانکنگ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کوانگسی فوج کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان شائع ہوا ہے۔ جس میں فوج کے اجتماع کا حکم دیا گیا ہے۔ اور جاپان سے فوری انقطاع تعلقات کا اعلان کیا گیا ہے۔ اور چین کی تمام مسلح افواج سے تعاون کی اپیل کی گئی ہے نانکنگ کے پندرہ جنگی جہاز ایموئے پہنچ چکے ہیں۔

لنڈن ۹ جون۔ حکومت انگلستان نے ایک قرطاس ابیض شائع کیا ہے۔ جس میں جنگی قرضوں کی ادائیگی کے متعلق حکومت امریکہ اور سفارت انگلستان متعینہ واشنگٹن کی گفت و شنید کو منظر عام پر لایا گیا ہے۔ حکومت امریکہ نے ۲۲ مئی کو سفارت انگلستان کے نام ایک یادداشت ارسال کر کے ظاہر کیا تھا۔ کہ ۱۵ جون ۱۹۳۳ء سے ۱۵ جون ۱۹۳۶ء تک مبلغ ۸ کروڑ ۵۶ لاکھ ۷۰ ہزار ۷۶۵ ڈالر حکومت انگلستان کے ذمہ نکلتے ہیں۔ سفیر نے اس یادداشت کا جواب دیتے ہوئے ان وجوہ کا ذکر کیا تھا۔ جن کی بنا پر حکومت انگلستان جنگی قرضہ کی قسط ادا کرنے سے ناکام رہی ہے حکومت امریکہ کی یادداشت میں تحریر تھا۔ کہ حکومت امریکہ ایسی معقول تجویز پر بحث کرنے کے لئے آمادہ ہے۔ جس کے ذریعہ قرضوں کی ادائیگی سہل ہو جائے۔ سفیر نے اس اعلان کے جواب میں لکھا ہے کہ حکومت انگلستان اس وقت بحث جاری رکھنے کی حامی ہے۔ جبکہ ان امور کا تصفیہ ممکن ہو۔

نتھیا گلی ۹ جون۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بعض سرحدی قبائل میں خونریز جنگ ہو گئی۔ جس کے نتیجہ میں ۷ آدمی مارے گئے۔

نئی دہلی ۹ جون۔ ماؤنٹ ایورسٹ پر چڑھنے والی مہم نے ناکام واپس آنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ آئندہ سال پھر کوشش کی جائے گی ۶ جون کی رات کو پارٹی کے چند افراد بال بال بچے۔ جبکہ ان کے پاؤں کے نیچے سے برف کے تودوں نے پھسلنا شروع کر دیا۔

بیت المقدس ۹ جون۔ حکام کی احتیاطی تدابیر کے باوجود فلسطین میں گولی چلنے کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ گذشتہ شب چند فوجیوں پر عربوں نے حملہ کر دیا۔ فوجیوں نے گولیوں کا جواب گولیوں سے دیا۔ اور حملہ آوروں کو پسپا کر دیا۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) مصر میں نئے جاری کردہ احکام کی رو سے یہ قرار پایا ہے کہ غیر ملکی باشندوں کو صرف اسی حالت میں ملازمت دی جا سکتی ہے جبکہ اس تعلیم اور قابلیت کا کوئی مصری میسر نہ آسکے۔ نیز پانچ سال سے زائد کوئی معاہدہ نہیں کیا جائے گا۔ اور حکومت کو حق حاصل ہوگا۔ کہ دو سال کے اختتام پر اس معاہدہ کو منسوخ قرار دے۔

شیخوپورہ ۹ جون۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ شیخوپورہ نے تین سو چالیس روپیہ کی سالانہ گرانٹ بند کر دی ہے۔ جو آج تک بورڈ کی طرف سے ماتحت سکولوں میں گورمکھی کی ترویج کے سلسلہ میں صرف کی جاتی تھی۔

لنڈن ۹ جون۔ برطانوی جرائد میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ بحیرہ روم کے برطانی بحری مستقر کو مالٹا سے جزیرہ قبرص میں تبدیل کر دیا جائے۔ اخبارات سے یہ پتہ بھی چلتا ہے کہ یہ تجویز پارلیمنٹ میں بھی پیش کی جائے گی۔

کلکتہ ۹ جون۔ ایک مقامی روزنامہ اس خبر کا ذمہ دار ہے کہ سر بی ایل مترا انگلستان واپسی کے بعد گورنری ایگزیکٹو کونسل کی رکنیت اختیار کرنے کی بجائے اعلیحضرت حضور نظام کی حکومت میں لاء ممبر کی حیثیت سے کام کریں گے۔

پیرس ۹ جون۔ موسیو بلوم وزیر اعظم فرانس کی کوششوں سے فرانس کی ہڑتال کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ کل آدھی رات کارخانوں کے مالکوں اور مزدوروں کے نمائندوں میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں ہڑتال ختم کر دینے کا فیصلہ کیا گیا۔

بیت المقدس ۹ جون۔ عرب خواتین کی ایک کانفرنس میں یہ طے کیا گیا کہ یہودیوں کے مقاطعہ کی تحریک کو برابر جاری رکھا جائے نیز شاہ انگلستان کو ایک تار دیا گیا ہے۔ جس میں درخواست کی گئی ہے کہ یہودیوں کو غیر مسلح کر دیا جائے۔

لنڈن ۹ جون۔ بعض فلسطینی اخبارات نے یہ خبر شائع کی تھی۔ کہ ہائی کمشنر فلسطین یہودیوں کے مصر میں داخلہ کو ملتوی کرنے کے لئے تیار ہے۔ لیکن لنڈن سے اس خبر کو بالکل بے بنیاد قرار دیا جا رہا ہے۔

کلکتہ ۹ جون۔ گورنر بنگال نے بنگال لیجسلیٹو کونسل کی میعاد میں ۳۱ مارچ ۱۹۳۷ء تک توسیع کی ہے۔ کونسل کی میعاد میں یہ توسیع پانچویں بار کی گئی ہے۔

اناؤ ۹ جون۔ یوپی پولیٹیکل کانفرنس کا اجلاس گذشتہ شب ختم ہو گیا۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے بے روزگاری کے متعلق ریزولیوشن کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔ گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ جیسا کہ مہذب ممالک میں کیا جاتا ہے بے روزگاروں کو ماکولات و ملبوسات دیگر اپنا فرض ادا کرے۔ یا اس مسئلہ کا حل تلاش کرنے کے لئے اسے اہل تدبر لوگوں پر چھوڑ دے۔ ریزولیوشن میں بیکاروں کی طرف توجہ نہ دینے کے متعلق گورنمنٹ کی مذمت کی گئی۔ کانفرنس میں فلسطین کے عربوں کی حمایت کا ریزولیوشن بھی پاس کیا گیا۔

جالندھر ۹ جون۔ ریلوے پولیس میں کنسٹیبلوں کی چند اسامیوں کے پُر کرنے کی ضرورت تھی۔ جس کے لئے پانچ سو کے قریب امیدوار سپرنٹنڈنٹ پولیس کے دفتر کے سامنے آ موجود ہوئے لیکن ان میں سے صرف چھ کو منتخب کیا گیا

لائل پور ۹ جون۔ ملا عنایت اللہ احراری کے خلاف زیر دفعہ ۱۲۴ الف جو مقدمہ ایڈیشنل مجسٹریٹ کی عدالت میں چل رہا ہے وہ سماعت کے لئے ۱۰ جون پر ملتوی ہوا۔ گذشتہ پیشی پر ملا مذکور کی طرف سے ضمانت کی درخواست کی گئی تھی۔ جو نامنظور ہوئی

لاہور ۹ جون۔ آج برکت علی ہال میں آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس منعقد ہوا۔ لیگ کونسل کے ممبروں کی جگہ پُر کرنے کے لئے انتخاب ہونا تھا۔ اس انتخاب میں حصہ لینے کے لئے اتحاد پارٹی کے بہت سے ارکان مثلاً نواب احمد یار خاں دولتانہ۔ سردار حبیب اللہ۔ سید افضال علی۔ غلام محی الدین قصوری۔ نواب زادہ خورشید علی خان اور بیگم شاہنواز اجلاس میں شریک ہوئے۔ ان کی اور دوسری پارٹیوں کے درمیان کشمکش کے بعد آخر باہمی سمجھوتہ سے ایک فہرست تیار کی گئی جو اتفاق رائے سے منظور ہوئی۔ اس سمجھوتہ کا اثر یہ ہوا ہے کہ لیگ کونسل کے پنجابی ارکان میں اتحاد پارٹی کی اکثریت ہوگی۔

بیت المقدس ۹ جون۔ امیر عبداللہ والی شرق اردن نے بھی فلسطین کی شورش کو ختم کرانے کی کوشش کی تھی۔ مگر ان کی کوشش بھی ناکام ثابت ہوئی ہے۔

ڈالٹن ۹ جون۔ جہرا ضلع ہزاری باغ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کل سب ڈویژنل مجسٹریٹ کے احاطہ میں ایک بم پھٹ گیا۔ اور بم پھٹنے کے فوراً بعد بعض اشخاص کو احاطے سے نکلتے ہوئے دیکھا گیا۔ لیکن قبل اس کے کہ انہیں گرفتار کیا جاتا۔ وہ سب غائب ہو گئے۔

امرتسر ۹ جون۔ گیہوں حاضر ۲ روپیہ ۶ آنے ۱/۲ ۴ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپیہ ۱ آنہ بمبئی سونا حاضر ۳۴ روپے ۷ آنے۔ چاندی حاضر ۴۹ روپے ۱۲ آنے ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی